بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ریاکاری

اور اس کا علاج

مُصنف:

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معروف پیر مدظلہ العالی

نورِ نگاہِ پیر عادلؒ حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
عبد الرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری
پیرؔ فہمی مدظلہ العالی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ریاکاری اور اس کا علاج

مُصنف:

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معرؔوف پیر مدظلہ العالی

انتساب

لاکھوں احسان و شکر اُس رب کائنات کا، کروڑوں درود و سلام آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکارِ دو جہاں محمد مصطفے ﷺ پر و صد در صد احسان و شکر پیرانِ پیر روشن ضمیر حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ و خواجۂ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ و تمامی اولیاء و مشائخین رضوان اللہ تعالی اجمعین کا جن کی روحانی امداد ہر دم قدم پر شامل حال ہے۔ انسان خدا کا مظہر اتم ہے۔ اس لئے وہ قابلیت رکھتا ہے کہ صفاتِ بشری کو فنا کر کے خدا میں مل جائے اور خدا کے صفات حاصل کر کے بقا کے مرتبہ کو پہنچے۔ رسول و پیغمبر علیہ السلام خدا کے مظہر خاص ہوتے ہیں۔ حصول معرفت کے لئے انسان کو مختلف ذرائع سے

گزرنا پڑتا ہے۔ میرے آقا و مولا پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ شیخ محمد عبدالرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری پیر فہمی مدظلہ العالی نے اِنھیں رموز سے آگاہی بخش کر خلافتِ قادریہ عالیہ خلفائیہ و خلافت چشتیہ بہشتیہ سے سرفراز فرما کر مسند رشد و ہدایت پر فائض کیا۔ اسی رشد و ہدایت کے ضمن میں کتاب ھذا "ریاکاری اور اس کا علاج" ہے۔ جو میں اپنے پیرومرشد کی بارگاہ ولایت میں نذر کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

ریاکاری اور اُس کا علاج

جس طرح سے جسم کی چھوٹی بڑی بیماریاں ہوتی ہیں اُسی طرح روح کو ہونے والی ایک بیماری کی بات کریں گے اس کا نام ہے"ریا کاری"۔ریا کاری کے معنی ہیں دکھاوا کرنا اسلام کی اصطلاح میں ریا کاری کسے کہیں گے؟ جو عبادات ہم اللہ کو راضی کرنے کے لیے کرتے ہیں اُس میں ریا کاری کرنا دکھاوا کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ایسی ریا کاری کو شرکِ خفی کہا ہے۔شرکِ اصغر کہا ہے یہ بظاہر تو ایک چھوٹی بیماری ہے پر بڑی بڑی بیماریوں کو چھوٹی بیماری ہی پیدا کرتی ہے۔شیطان کی عبادت اللہ کو راضی کرنے کے لیے تھی پر فرشتے جب اُسے دیکھ کر خوش ہونے لگے تو

اس کی عبادت ریا کاری میں بدل گئی۔اس کو اللہ تعالی نے
سجدۂِ آدم علیہ السلام سے واضح فرمایا کہ اب اس کی
عبادت میرے لیے نہیں ہے دکھاوے کے لیے ہے
۔جیسے ریا کاری آئی پھر حسد بھی آ گیا اور پھر وہ بڑھتے
بڑھتے تکبر پیدا ہو گیا اور تکبر روح کا کینسر ہے۔ریا کاری
روحانی بیماری ہے جس کی وجہ سے روح بیمار ہونے لگتی ہے
اور جب ایک بیمار شخص عبادت کرتا ہے تو بیماری والی
عبادت ہوتی ہے۔اس کے اندر خشوع وخضوع پیدا نہیں
ہوتا۔ریا کاری تمہاری تمام عبادات کو صفر کر دیتی ہے۔
ریا کاری دیمک کی طرح ہوتی ہے یہ کھوکھلا کر دیتی ہے
۔ایسی ریا کاری عبادت کو شرک بنا دیتی ہے اور کرنے
والے کافر و مشرک ہو جاتے ہیں۔اللہ نے مثال کے طور
پر شیطان کو اس کی عبادت کو ہمارے سامنے رکھا ہے۔

ریا کاری کے بارے میں امام محمد غزالیؒ نے ایک

تشریح کی ہے آپ کہتے ہیں۔ریا کاری کے معنی یہ ہے کہ انسان لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرے تا کہ وہ لوگ اس کی عزت کریں اور ان کے دلوں میں اس کی جگہ پیدا ہو اور اس کو لوگ نیک سمجھیں اور یہ اس طرح سے ہوتی ہے کہ دین میں جو کام پارسائی اور بزرگی کے ہے اور ان کو مخلوق کے سامنے کرے اور یہ پانچ سورتوں میں واضح ہوتی ہے ۔پہلی قسم کا تعلق بدن کی ظاہری صورت ہے مثلاً آدمی اپنا چہرہ زرد بنائے تا کہ لوگ سمجھے بہت عبادت کی ہے لوگ سمجھے کہ یہ شب بیدار ہے۔رات بھر عبادت کی ہے۔ ہر وقت غصہ ہو جھنجھلاہٹ میں رہے تا کہ لوگ سمجھے اس کو ہر وقت دین کا غم رہتا ہے اور اس غم کے باعث یہ حال ہو گیا ہے۔بعض دفعہ جو لوگ صحیح ہوتے ہیں ان کی حالت بھی ایسی ہوتی ہے ۔لیکن ان کا مقصد دکھاوا نہیں ہوتا یہاں ریا کاری کرنے والوں کی بات ہو

رہی ہے ۔اور اپنے بالوں میں کنگھی نہ کرے تاکہ لوگ سمجھے دینی مصروفیات سے اس کو فرصت نہیں ملتی اور بات کرے تو بہت آہستہ سے بولے بلند آواز سے نہیں بولے ۔اپنے ہونٹوں کو خشک رکھے جب ان تمام کا سبب اور ان کی علت لوگوں کا گمان اور اس کے ظاہر کرنے میں دل کو عزت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے ۔اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم روزہ ہو تو ایسے نہ رہو کہ لوگ سمجھ جائیں کہ تم روزے سے ہو اگر خود سے ہو جائے تو یہ علیحدہ چیز ہے مگر دوسروں کو دکھانے کے لیے اپنے چہرے کو اس طرح سے مت کرو۔اب حدیث پاک کی رو سے دیکھیں گے کہ ریاکاری کیا ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے میں شرک والوں کے شرک سے بے پرواہ ہوں

جو آدمی میرے لیے کوئی ایسا کام کرے کہ جس میں میرے علاوہ کوئی اور میرا شریک ہو تو میں اسے اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (صحیح مسلم شریف حدیث 7475)

ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نکل کر آئے ہم مسیح دجال کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی چیز کے بارے میں نہ بتا دوں جو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے ہم عرض کریں کیوں نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ "شرکِ خفی" جو یہ ہے کہ آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور اپنی نماز کو صرف اس لیے خوبصورتی سے ادا کر رہا ہے کہ کوئی آدمی اُسے دیکھ رہا ہے۔

(سنن ابن ماجہ حدیث 4204)

محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری بابت سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ ''شرکِ اصغر'' ہے صحابہ نے عرض کیا شرکِ اصغر کیا ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ریا کاری۔ قیامت کے دن جب لوگوں کو اُن کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو وہ ریا کاروں سے اللہ تعالی کہے گا ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دکھانے کے لیے تم نے دُنیا کے اعمال کیے تھے اور دیکھو کیا تم ان کے پاس کچھ صلہ پاتے ہو۔ (مسند امام احمد حدیث 23630)

ریا کاری پہلی سطح کا کینسر ہے۔ جس میں بندہ عبادت کر کے مشرک ہو رہا ہے اور ایک حدیث پاک ہے جس میں آپ کو پوری بات سمجھ میں آئے گی اور یہ کیسی چیز ہے تو آپ ہی جان سکتے ہیں کہ آپ دکھاوا کر رہے ہیں یا

بغیر دکھاوا کے کر رہے ہے۔ایک حدیث پاک ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کے لیے ان پر (اپنی شان کے مطابق) تجلی فرمائے گا اس وقت ہر اُمت گھٹنوں کے بل کھڑی ہوگی سب سے پہلے جن لوگوں کو بلایا جائے گا۔اس میں قران کریم کا حافظ دوسرا راہِ خدا میں مارے جانے والا۔اور تیسرا مالدار ہوگا۔ اللہ عزوجل حافظ سے ارشاد فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا ہوا کلام نہیں سکھایا تھا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے ربِّ ذوالجلال پھر اللہ فرمائے گا تو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا وہ عرض کرے گا یا اللہ میں دن رات اُسے پڑھتا رہا اللہ ارشاد فرمائے گا تو جھوٹا ہے اسی طرح فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے پھر اللہ اس سے

ارشاد فرمائے گا تیرا مقصد تو یہ تھا کہ لوگ تیرے بارے میں یہ کہے کہ فلاں شخص قاری قرآن ہے اور وہ تجھے دنیا میں کہلایا گیا۔ پھر مالدار کو لایا جائے گا تو اللہ تعالی اس سے ارشاد فرمائے گا کیا میں نے تجھ پر اپنی نعمتوں کو اتنا وسیع نہ کیا تھا کہ تجھے کس کا محتاج نہ ہونے دیا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں۔ اے ربّ عزت اللہ ارشاد فرمائے گا تو نے میری عطا کردہ مال کا کیا کیا؟ تو مالدار کہے گا میں اس مال کے ذریعے صلح رحمی کرتا اور تیری راہ میں صدقہ کیا کرتا تھا تو اللہ تعالی فرمائے گا تو جھوٹا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے پھر اللہ اس سے ارشاد فرمائے گا تیرا مقصد تو یہ تھا کہ تیرے بارے میں کہا جائے کہ فلاں بہت سخی ہے اور وہ تجھے دنیا میں کہلایا گیا اب تیسرا شہید کو بلایا جائے گا (کوئی معمولی بات نہیں ہے شہید وہ جو اللہ کے دین کو بلندی کے لیے اپنی جان دینے نکلا) تو اللہ تعالی پوچھے گا تجھے کیوں

شہید کیا گیا وہ عرض کرے گا مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تو میں تیری راہ میں لڑتا گیا اور بالآخر اپنی جان دے دی اللہ ارشاد فرمائے گا تو جھوٹا ہے فرشتے اس سے کہیں گے تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالی اس سے ارشاد فرمائے گا تیرا مقصد تو یہ تھا کہ تیرے بارے میں بات کی جائے کہ تو بہادر ہے اور تو وہ دنیا میں کہلایا گیا۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ اللہ رب العزت کی مخلوق کے پہلے یہ تین افراد ہیں جن سے قیامت کے دن جہنم کو بھڑکایا جائے گا سب سے پہلے اللہ جہنم میں ان تین قسم کے لوگوں کو ڈالے گا۔

(ترمذی شریف حدیث 2382)

ایک اور حدیث اس طرح کی ملتی ہے کہ ایک صحابی رسول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آتے اور آ کر کہتے ایک شخص اللہ کے کلمے کو بلند کرنے اسلام کو پھیلانے نکلا

اس کی بلندی کے لیے وہ شہید ہو گیا اور جان دیتے وقت وہ یہ سوچ لیتا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جان دیا لوگ مجھے یاد رکھیں گے۔ اس کا اگر یہ مقصد ہو تو اس بارے میں رسول آپ کا کیا کہنا ہے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کا عمل برباد ہو گیا۔ تو یہ جو صحابی تھے اُن کا نام حضرت امامہؓ تھا شاید میں اس سوال کو صحیح سے نہیں سمجھ سکا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دین کی بلندی کے لیے جان دیا اگر وہ اتنا سوچ لیتا ہے کہ لوگ اُسے یاد رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس نے راہ خدا میں جو جان دی وہ رائگا کی پھر تیسری مرتبہ بھی یہی بات کہتے ہیں تو فرماتے ہیں اس کی عمل رائے گا گیا کوئی معمولی بات نہیں جان دے دیا مگر اس کے اندر اتنی سی بات آ گئی تو اللہ تعالی پسند نہیں فرما رہا ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے لیے کیے جانے

والے اعمال میں ذرّہ برابر بھی اگر کسی کو شریک کرتا ہے تو وہ عمل میں پسند نہیں کرتا ہوں قبول نہیں کرتا ہوں اور شرک خفی ہو جاتا ہے ریاکاروں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخصوص جہنم بنایا ہے یہ ایسی جہنم ہے کہ خود جہنم بھی دن میں 400 مرتبہ اس جہنم سے پناہ مانگتی ہے اور اس میں ریاکاروں کو ڈالا جائے گا ریاکار کا پہلا مقصد لوگوں کے دل میں اپنا احترام پیدا کروانا ہوتا ہے دوسرا مقصد مذمت سے بچنے کے لیے لوگ کہتے ہیں تو تو نے روزہ نہیں رکھا تو نے نماز نہیں پڑھا۔ اور تیسرا کسی لالچ کی وجہ سے کہ میں یہ کہتا ہوں تو لوگ مجھے سماج میں یہ مقام دے دیں گے اس مسجد کا متولّی بنا دیں گے یہ کر دیں گے وغیرہ وغیرہ۔

ایک واقعہ ہے کہ مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک تابعین میں سے ہے آپ ایک دمشق کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے بہت عالیشان مسجد تھی تو آپ کے دل میں

یہ خیال آیا کہ کیوں نہ میں ایسی عبادت کروں کہ لوگ مجھے دیکھ کر اس مسجد کا متولّی بنا دے۔ متولّی مطلب یہ مسجد اس کے سپر کر دے پھر وہ لگاتار نمازیں پڑھتے چلّے لگاتے ہیں وہ اعتکاف پر اعتکاف کرتے چلے گئے ایک سال تک لگاتار خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں پڑھتے رہے۔ لیکن جو بھی نماز میں آتے ان کی توجہ نہیں کرتے تو وہ دیکھے کہ اتنا اعتکاف کرنے کے بعد کوئی مجھے توجہ نہیں دے رہا ہے اور وہ مسجد سے باہر آ کر اللہ سے توبہ کرتے کہ اللہ میرے سے غلطی ہوگئی اور ان کو بہت ملال ہوا کہ جب دوبارہ یہ مسجد میں گئے تو کچھ لوگ جمع تھے بولے ہم سوچ رہے ہیں اس مسجد کا متولی کسی کو بنا دے بہت دن سے ہمیں ایسا شخص مل نہیں رہا جو ایماندار ہو مگر ایک شخص کو ہم نے دیکھا کے مسلسل وہ ایک سال سے نماز، اعتکاف میں رہا ہے ہم متفقہ طور پر یہ اعلان کرتے ہے کہ مالک بن دینارؒ کو اس

مسجد کا متولی بنایا جائے۔ لوگوں نے ان کو بلایا عزت افزائی کی کہنے لگے اس مسجد کے متولی آپ ہیں مالک بن دینارؒ یہ سنکر سجدہ میں گر گئے اور اللہ سے کہا اے اللہ ایک سال تک میں اس مسجد کا متولی بننے کے لیے عبادت کیا جو ریا کاری سے خالی نہیں مگر کسی نے توجہ نہیں کی مگر جیسے ہی میں تیری بارگاہ میں توبہ کیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ تمام مخلوق خدا میری طرف متوجہ ہو گئے تو مالک بن دینارؒ کہتے ہیں میں اس مسجد کا متولی نہیں بن سکتا مجھے یہ مسجد نہیں چاہیے اللہ کا مجھ پر اتنا بڑا اکرم ہو گیا کہ میں یہ مسجد نہیں لے سکتا ہوں اس وقت اگر لوگ توجہ دے دیتے تو مالک بن دینارؒ آج اتنے بڑے ولی نہیں ہوتے ان کو اللہ تعالی توبہ کی توفیق عطا فرمادی اور وہ ریا کاری سے باہر آ گئے۔

کہتے ہیں کہ ایک بزرگ کو ایک شخص نے دعوت دی جو دنیا کا مالدار تھا دعوت دینے کے بعد جب دسترخوان

لگایا تو وہ میزبان کہتا ہے اپنے نوکر سے ارے وہ تھالہ لے کر آنا جب پہلے حج کے وقت لائے تھے اس تھالے میں لاؤ پھر کہتا ہے وہ دوسرا تھالا بھی لاؤ جو دوسرے حج کے ٹائم پر لائے تھے پھر کہتا ہے تیسرا تھالہ جو ہم تیسرے حج کے وقت لائے تھے تو وہ بزرگ کہتے ہیں تیرے حج اب تک باقی تھے مگر تیرا مقصد وہ نیت تھالا نہیں تھا تیرا مقصد یہ تھا کہ یہ بتانا کہ تو نے تین حج کیا ہوا ہے بولے تینوں حج رائگا ہو گئے ریا کاری کوئی معمولی چیز نہیں تمام عبادات کو صفر کر دیتی ہے تو یہ یاد رکھنا شیطان صرف تمہیں گمراہ ہی نہیں کرتا بلکہ عبادت کے لیے ورغلاتا بھی ہے اور پھر وسوسے ڈالنا شروع کرتا ہے کہ دیکھ تو کیا عبادت کرتا ہے تیرے پاس اتنا علم آ گیا ہے جب تک تمہاری عبادت کوئی دیکھ نہیں رہا کچھ بول نہیں رہا تب تک تمہاری عبادت محفوظ ہے اب عبادت غیر محفوظ کب ہونا شروع ہوتی ہے جب لوگ

بولتے ہیں کیا عبادت ہے سال بھر روزہ رکھتے ہیں کے تسبیح پہ تسبیح چالو ہے اب تمہاری عبادت غیر محفوظ ہونے لگی ہے اب تمہاری عبادت میں خطرہ پیدا ہونے لگا ہے لوگوں کی نظروں میں آ گئے اس وقت اگر آپ چڑھ گئے تو سمجھ جاؤ کہ آپ خطرے میں ہے اب ایسا ہے کہ کئی لوگ پیدل اجمیر جاتے ہیں۔ پہلا دوسرا سال محبت وعقیدت میں جاتا ہے پھر تیسرے سال شہرت ہونے کے بعد اب وہ خواجہ غریب نوازؒ کی بارگاہ میں خواجہ غریب نوازؒ کے لیے نہیں جاتے لوگوں کے لیے جاتے ہیں کہتے ہیں اسی کا نام ریاکاری ہے کیا کہیں گے لوگ سب میں بڑا روگ۔ عبادت کرنا بڑی بات نہیں ہے عبادت کو بچانا بڑی بات ہے یہاں تک جب آپ اعمال کرتے ہیں تو فرشتے بھی دھوکہ کھا جاتے ہیں اسی لیے آیا ہے کہ اللہ تعالی حشر میں اعمال خود پوچھے گا۔ کبھی پیر صاحب ہاتھ میں تسبیح پڑھ

رہے ہیں اور سامنے والے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کیا دکھاوا کر رہے ہیں جبکہ وہ ریا کاری نہیں کر رہے ہوتے ہیں ان کا مقصد سچ میں اللہ کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو اسی طرح سے بدگمانی بھی حرام ہے پتہ نہیں وہ اللہ کے لیے ہی کر رہے ہو ریا کاری نہیں کر رہے ہو ہاتھ میں تسبیح رکھنے کی وجہ ہو سکتی ہے جسے انسان ہے بھولنے والوں میں سے تو ہاتھ میں تسبیح ہونے سے یاد رہتا ہے۔ یا اس کا مقصد لوگوں کو ترغیب دینا ہو ریا کاری نہیں ہو کیونکہ اللہ والوں پر اللہ کا کرم ہوتا ہے اللہ ان کو ریا کار نہیں بناتا۔

اس طریقے سے ایک بزرگ نے 20 حج کیے کہ ان کے دل میں خیال آ گیا کہ میں نے 20 حج کی ہے وہ یہ سوچ کہیں ایسا نہ ہو کہ نفس مجھے دھوکہ دے رہا ہو اور میں ریا کاری میں پھنس جاؤں۔ اسی لیے وہ اُٹھے اور کھڑے ہو کر کہنے لگے۔ ہے کوئی ایک روٹی کے عوض میرے بیس

حج لے لے تو دوسرے بزرگ سمجھ گئے کہ یہ اپنے نفس کو ذلیل کرنے کے لیے بات کر رہے ہیں تو انہوں نے بولا کہ کیا بات کرتے آپ اتنا مہنگا سودا ہے کہ 20 حج آپ کی روٹی کے عوض میں بیچ رہے ہیں۔ میرے باپ حضرت آدمؑ انہوں نے چند گندم کے دانوں کے عوض میں جنت دے دیے۔ 20 حج کے عوض میں ایک روٹی مانگ رہے ہو تو ان کو ملامت آ گئی اور وہ نفس کو ملامت آ گئی اور وہ نیچے بیٹھ گئے۔

روزہ ایسی چھپی ہوئی عبادت ہے اللہ جانتا ہے اور بندہ جانتا ہے یہ ایسا چھپا ہوا معاملہ ہے کہ صرف اللہ ہی جانتا ہے اسی لیے پیر کامل نے ذکر روحی عطا کر دیا ہے ۔ ذکر روحی ایسا ہے کہ تم دکھانا بھی چاہو گے تو دکھا نہیں پاؤں گے وہ سوائے اللہ کے کوئی نہیں جان سکتا اسی لیے اللہ تعالی کہہ رہا ہے تم اعمال تو کر رہے ہو تم جو اعمال کر

رہے ہو اس کی نیت کیا ہوگی تو تم جس طرح کی نیت رکھو گے اس طرح کے ایسے اعمال جانچا جائے گا۔اسی لیے تمام اعمال کا دارومدار نیت پہ ہے نیت کسی کو دیکھا نہیں سکتے۔اور تم کو پتہ ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے تمام صحابہ نہیں تھے کچھ منافق بھی تھے حضور کے ساتھ نماز روزہ زکوۃ جہاد سب کرتے تھے۔مگر منافق تھے کیونکہ ان کا مقصد اللہ کو راضی کرنا یا خوش کرنا نہیں تھا ان کا مقصد ریاکاری تھا منافق کے تمام اعمال رائیگاں ہو جاتے ہیں تو ڈراسی بات کا ہے کہ ریاکار کہیں منافق نہ ہو جائے اسی لیے آیا ہے کہ جب تم سیدھے ہاتھ سے دو تو اُلٹے ہاتھ کو خبر نہ ہو اس کے اندر ریاکاری نہ آجائے تاکہ لینے والا بھی شرمندہ نہ ہو جائے لیکن کچھ لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے دکھاوا کرتے ہیں۔تو وہ ریاکاری نہیں ہوتی اللہ تم کو نیت سے پکڑے گا۔

ریاکاری کا علاج

اس کا علاج کیا ہے؟ ریا کاری کا اپوزٹ لفظ خلوص ہے جو بھی آپ عمل کر رہے ہیں خلوص کے ساتھ کریں کہ میں صرف اللہ کے لیے کر رہا ہوں اور اس میں اگر شہرت ہو جاتی ہے تو یہ سمجھے یہ اللہ کی طرف سے ہے کیونکہ عزت اور ذلت دینے والی ذات اللہ ہی کی ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی عزت کریں یعنی آپ کے پاس عزت نہیں ہے۔ آپ مانگتے کیا ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ تو یاد رکھنا جو چیز مخلوق آپ کو دے گی وہ کبھی بھی واپس لے لیگی نیت میں خلوص لانا ہے۔ ایسا نہیں کرنا ہے کہ چھپا کر کرنا ہے یہ بھی ایک طرح کی ریا کاری ہے لیکن یہ ریا کاری چھپی کی چھپی ہے۔ نیت میں خلوص لے کر آجانا

لوگ اعمال پر تولتے ہیں لیکن اللہ نیتوں پر تولتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالی فرماتا ہے عمل تھوڑا سا کرو مگر خلوص کے ساتھ کرو۔ اور تیسری بات یہ کہ اس کے انجام کو دیکھنا ہے کہ ریاکاری کا انجام کیا ہوگا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے میں کوئی بھی عمل رائے گا نہیں جانے دیتا تو اللہ عمل کا بدلہ دنیا میں ہی دے دے گا کہ کہی میں اللہ کی بارگاہ میں شرمندہ نہ ہو جاؤ اور سب سے بڑی چیز نیک کاروں کی صحبت اختیار کرنا کیونکہ قرآن میں آتا ہے اے ایمان والو سچوں کے ساتھ ہو جاؤ کیونکہ سچے سچے ہوتے ہیں قران کریم میں ایک کتے کے بارے میں آیا ہے جو اصحابِ کہف کی صحبت میں بیٹھا اور وہ کتمیر کتوں کا سردار ہو گیا۔ اور جنّتی ہو گیا نیک کاروں کی صحبت یہ سب سے اہم چیز ہے حدیث پاک میں آتا ہے تم جس کسی کی صحبت اختیار کرو گے اللہ حشر کے دن تمہیں اس کے ساتھ اُٹھائے گا۔ اور نیت کسے کہتے۔

نیت کہتے ہیں دل کے ارادے کو اسی لیے کہتے ہیں دل بنا تو سب بنا اور دل بگڑا تو سب بگڑا تو اسی لیے اللہ وہاں نظر رکھا جہاں نیتیں بنتی ہیں۔ ایسا کیا کرے کہ ریا کاری سے بھی بچے اور روح بھی پاک ہو جائے اس کے لیے ذکر روحی دے دیے تا کہ ریا کاری کا علاج ذکر روحی بن سکے۔ اس سے اخلاص پیدا ہو گا اور روح میں نورانیت آئے گی روح کی غذا اللہ کا ذکر ہے اگر کوئی دنیا کے اعتبار سے ریا کاری کرتا ہے کوئی معاملات میں تو جائز ہے کئی کئی ریا کاری کرنا بھی پڑتا ہے اور وہ ریا کاری ثواب ہوتی ہے ۔مثلاً ایک فلیٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں کسی کو ہارٹ اٹیک آ گیا تو کوئی پوچھے یہاں ڈاکٹر ہے تو اس وقت کہنا پڑے گا ہاں ڈاکٹر ہوں تو یہ بولے گا کہ کہیں ریا کاری نا ہو جائے ۔اس لیے چپ نہیں بیٹھ جانا ہے کہیں کہیں پر بتانا بھی پڑتا ہے ۔تو کئی مقامات پر عالم کو بھی میں عالم ہوں بتانا پڑتا

ہے کوئی مسئلہ آ گیا تو اس طرح کی ریا کاری نہیں ہوتی اگر مصلی بچھا ہوا ہے اور نماز پڑھ رہا ہے تا کہ بچے بھی آپ کو دیکھ کر نماز پڑھے تو یہ ریا کاری نہیں ہے

کیونکہ صحابہ کرام اس طرح کرتے تھے جب قرآن پڑھتے تھے تو بچوں کو بھی ساتھ رکھتے تھے تو ہمیں کیا کرنا ہے نیتوں میں خلوص لانا ہے۔

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معرّوف پیر مدظلہ العالی

اہلِ سلسلہ حضرت پیر فہمؔی مدظلہ العالی کے خدمات

TASANEEF

Hazrat Khwaja Sufi Shaikh Mohammed Farooque Shah Qadri Al-Chishti
Adil Fehmi Nawazi **MAROOF PEER** Madzillahul Aali

ASTANA-E-MAROOF PEER

Maddikunta Village, Sadashiv Pet Mandal, Dist. Sangareddy,
Hyderabad, Telangana.

Contact : +91 9967 9857 02